علمی مضامین سلسلہ نمبر۴۷

"الحامد ٹرسٹ" نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر اِن کو شائع کر دیا جائے اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب ویکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

میں سوچتی ہوں ! جنت میں ہمارا کیا درجہ ہے ؟

رسالہ "حور" بابت ماہ جون جولائی (۱۹۵۴ء) میں ایک مضمون بعنوان

" بہنوں کی کیا رائے ہے " ؟

نظر سے گزرا اُس مضمون کے نصف آخر کو بغور دیکھتا رہا اور اپنی بہن کی اِس جرأت پر کہ اُنہوں نے نہایت بے باکانہ انداز میں نہ صرف مردوں کی گوشمالی کی بلکہ اللہ، اللہ کی کتاب اور اُس کے رسول کے پیچھے بھی وہ ہاتھ دھو کر پڑی ہیں ! میں محوِ حیرت رہ گیا ! ! استفسار اور سوال جرم نہیں لیکن اگر باندازِ استہزاء[۱] ہو تو وہ استہزاء میں داخل ہے اور استہزاء جرم ہے ! آپ کا اندازِ سوال قابلِ افسوس ہے ! ! !

جواب

جو چیز حقیقت ہو اُس سے انکار نہیں کیا جا سکتا مثلاً لندن موجود ہے ! واشنگٹن موجود ہے ! اسٹالن گراڈ موجود ہے ! یا اِن سے بھی زیادہ محسوس چیز جو سامنے ہو جیسے پانی کا نرم اور سیال ہونا، آگ کا مُحَرِّق ہونا[۲] گلاب کے پھول کا نرم ونازک ہونا اُس کے کانٹوں کا نوکدار اور موذی ہونا وغیرہ سب ناقابلِ انکار حقیقتیں ہیں اگر کوئی ان باتوں کا انکار کرے تو اُسے کہا جائے گا کہ یہ حقائق کا انکار کر رہا ہے۔

---

[۱] بطورِ مذاق اُڑانے [۲] جلانے کی خصوصیت

یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ جب کسی چیز کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے تو اُس کا مدار اکثریت پر ہوتا ہے مثلاً باشندگانِ ملک یا صوبہ کی عادات و خواص جب گنائیں جائیں گی تو یہ کہا جائے گا کہ فلاں جگہ کے باشندے ایسے ہیں اور فلاں جگہ کے ایسے، خواہ سب باشندے ایسے نہ ہوں ! !

اب آپ ان دونوں باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مردوں اور عورتوں کی حقیقت پر غور کیجئے کہ اس خالقِ عالم نے ان دونوں میں کیا کیا ممتاز فرق رکھے ہیں۔

عورت و مرد کا جسمانی و مزاجی فرق :

عورتوں میں نزاکت ہے اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، عورتیں ہاتھا پائی، زور آوری اور لڑائی کے کام کے لیے موزوں نہیں، مرد اِن پر بھاری رہتے ہیں طاقت میں مردوں سے کم ہوتی ہیں یہ تیمارداری کے لیے نہایت موزوں رہتی ہیں، عورتیں شرم وحیاء والی ہوتی ہیں اِن میں اور مردوں میں گہرا اِتصال ہے یہ اُن کے بغیر اور وہ اِن کے بغیر نہیں رہ سکتے ! !

ان کا مزاج طبی حیثیت سے دیکھا جائے تو مرطوب اور سرد ہوتا ہے، تدبر وفکر میں مردوں سے دوم درجہ رکھتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور انکار بے انصافی ہے، صرف اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا کہ :

﴿ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ﴾ (سُورۃ النساء : ۳۴)

''مرد حاکم ہیں عورتوں پر اِس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے اور اِس سبب سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، سو جو عورتیں نیک ہیں اطاعت کرتی ہیں مرد کی عدم موجودگی میں بحفاظتِ الٰہی نگہداشت کرتی ہیں۔''

''عورت'' نفرت کی چیز :

ذرا تصور کیجئے کہ اسلام کس ملک میں آیا ؟ اسلام جس ملک میں آیا اُس میں دعویٔ انسانیت

کے ساتھ انسانیت کو کس طرح دفنایا جارہا تھا ! اُس ملک میں لڑکی کی پیدائش کی خبر گویا باپ کے لیے پیغامِ اجل سے بدتر ہوتی تھی وہ سب سے منہ چھپاتا پھرتا تھا اور سوچتا تھا کہ کس طرح زمین میں گڑ جاؤں !

﴿ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِيْمٌ . يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ ط اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ ﴾[1]

''اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خبر دی جاوے تو سارے دن اُس کا چہرہ بے رونق رہے اور دل ہی دل میں گھٹتا رہے (اور) جس چیز کی اُس کو خبر دی گئی ہو اُس کے عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے، آیا اِس کو ذلت پر لیے رہے یا اِس کو (زندہ یا مار کر) مٹی میں گاڑ دے۔''

وہ مذہبِ حنیفی جسے ملتِ ابراہیمی کہہ کہہ کر ذبح کیا جارہا تھا جس کی خاک کو باطل کے بولے[2] چین نہ لینے دے رہے تھے اُس (مذہبِ حنیفی) کے مدعی جنہیں فرائضِ انسانیت کی بالکل بھی خبر نہ تھی، اپنے اوہامِ باطلہ کی خاطر کسی کی جان لینے میں گریز نہ کرتے تھے ! اُن کے نزدیک جان کی کوئی قیمت نہ تھی ! حتی کہ اپنی اولاد کو بھی وہ اپنے اوہام سے کم قیمت سمجھتے تھے ! !

اسلام سے پہلے عورت کی پامالی کا عبرتناک قصہ :

اُن کا مسلک تھا کہ لڑکی کو زندہ درگور کرنا کہیں بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ داماد کا منہ دیکھنا پڑے ! اسی کو ایک صحابی نبی کریم علیہ الصلٰوۃ والسلام سے اسلام لانے کے بعد ذکر کرنے لگے کہ ''حضرت میری ایک بچی تھی میں سفر میں تھا کہ وہ پیدا ہوئی جب واپس آیا تو معلوم ہوا کہ بچہ پیدا ہو کر مرگیا، چند سال بعد ہمارے قریب پڑوس سے ایک بچی ہمارے گھر آنے لگی میں اُسے دیکھتا تھا تو جی چاہتا تھا کہ اُسے گود میں لوں اور پیار کروں، نہ جانے کیوں خود بخود محبت اُمنڈ کر آتی تھی وہ بچی بھی میری طرف اسی طرح گرتی تھی حتی کہ مجھے اس سے اُنس بڑھتا گیا اور اس کی ماں کو یہ یقین ہو گیا کہ میں اسے کسی طرح نقصان نہ پہنچا سکوں گا ! تو اُس نے ایک دن مجھ سے راز ظاہر کردیا ! اور کہنے لگی کہ

---

[1] سُورۃ النحل : ۵۸ ، ۵۹ [2] ہوا کا چکر، گردباد

یہ تمہاری ہی بچی ہے ! اور فلاں وقت پیدا ہوئی تھی جبکہ آپ سفر میں گئے ہوئے تھے ! میں نے اس کی اطلاع آپ کو اس لیے نہیں دی تھی کہ آپ رنجیدہ ہوتے اور ممکن تھا کہ اسے نقصان پہنچاتے ! یہ بات میں نے سن تو لی لیکن طبیعت پر سخت اثر ہوا اور اب رفتہ رفتہ طبیعت کا تقاضا یہ ہونے لگا کہ کسی طرح اس کی ماں کی نگاہ بچے تو میں اِسے لے جاؤں اور اس کا کام تمام کردوں ! ! بالآخر ایک دن اس ارادہ میں کامیاب ہوگیا اور اس کی ماں سے چھپا کر اسے لے گیا ! ایک گڑھے میں لے جا کر اسے ڈال دیا اور اُوپر سے اسے مٹی وغیرہ سے دبانا شروع کیا ! وہ چلا رہی تھی کہ ابا جان ! ابا جان ! اور میں اپنے کام میں لگا ہوا تھا حتی کہ جو آخری آواز میرے کان میں آئی کہ جس کے بعد اُس کی کوئی آواز نہیں آئی وہ یہی ''ابا جان'' کی آواز تھی ! !

یہ صحابی قصہ بیان کرنے میں انتہا درجہ منہمک تھے کہ دوسرے صحابی نے روکا کہ بس کرو تم نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلبِ مبارک کو دُکھایا انہوں نے دیکھا تو رحمۃ للعالمین ﷺ کے بے ساختہ آنسو جاری تھے ! ! نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسرے صحابی سے خطاب فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مت روکو انہیں کہنے دو ! انہیں اپنے کیے ہوئے گناہ پر ندامت وحسرت ہے اسی لیے یہ مجھ سے کہہ رہے ہیں ! اور ان سے کہا کہ دوبارہ بیان کرو آپ نے پھر سے سارا قصہ سنا اور پھر روئے'' ! ! [1]

عورتوں کو حقوق دلائے :

یہ تھی آقائے نامدار ﷺ کی رحمدلی اور شفقت کہ سنگدل قوم کے ایک فرد ہونے کے باوجود سینۂ مُبارک انسانی ہمدردیوں سے بھرا ہوا تھا آپ نے ہی حقیقتاً اس رسم کو مٹایا ! لڑکیوں کے حقوق منوائے ! انہیں میراث بھی دلائی ! ان کا قتل ایسا ہی حرام قرار دیا جیسا مرد کا ! ! اور لوگوں کو بلاخوفِ ملامت خدا کا پیغام پہنچا کر اُس نسب کو جسے لوگ ننگ وعار سمجھتے تھے ایک شرف ثابت کیا ایک دوسرے کے حقوق بتلائے اور باہم قوی رابطہ پیدا کر دیا ﴿وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا﴾ [2]

---

[1] ماخوذ اَز تفسیر کبیر [2] سُورۃ الفرقان : ۵۴

آپ نے ہی شوہر بیوی کے درمیان، رشتہ داروں کے درمیان حتیٰ کہ پڑوسیوں اور ہم پیشہ لوگوں کے درمیان محبت واُخوت لازم کردی ! ! !

﴿ وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسَاکِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ﴾ (سُورۃ النساء : ۳۶)

''اور تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا معاملہ کرو اور اہلِ قرابت کے ساتھ بھی اور یتیموں کے ساتھ بھی اور غریب وغربا کے ساتھ بھی اور پاس والے پڑوسی کے ساتھ بھی اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی اور اُن کے ساتھ بھی جو تمہارے مالکانہ قبضہ میں ہیں۔''

تواضع :

اسلام نے ہی ہم کو تواضع کا سبق دیا ایک دوسرے کے مقابلہ میں بدگوئی، بدخلقی، غیبت، بڑائی اور تکبر سے سختی سے روکا ﴿ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ﴾ [1] ''بیشک اللہ تعالیٰ ایسوں سے محبت نہیں رکھتے جو اپنے کو بڑا سمجھتے ہوں''

اسلام نے بتلایا کہ جن سے ملنا خدا نے ضروری قرار دیا ہے اُن سے ضرور ملو، اگر نہیں ملو گے تو مرتکبِ (گناہِ) کبیرہ ہوگے اور خدا کے بڑے نافرمانوں کی فہرست میں داخل ہو جاؤ گے کہ جن کی نشانی ایک یہ بھی ہے :

﴿ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴾ [2]

''اور قطع کرتے ہیں ان تعلقات کو کہ حکم دیا ہے اللہ نے ان کو وابستہ رکھنے کا اور فساد کرتے رہتے ہیں زمین میں، پس یہ لوگ پورے خسارے میں پڑنے والے ہیں''

﴿ فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْھُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِہٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِہٖ ﴾ [3]

---

[1] سُورۃ النساء : ۳۶ [2] سُورۃ البقرۃ : ۲۷ [3] سُورۃ البقرۃ : ۱۰۲

''سو بعض لوگ ان دونوں سے اس قسم کا سحر سیکھ لیتے ہیں جس کے ذریعہ سے کسی مرد اور اُس کی بیوی میں تفریق پیدا کر دیتے تھے''

بیوی کو بتلایا کہ شوہر کی انتہائی تعظیم کرے اور شوہر و آقاؤں کے ذمہ ڈالا کہ ہر زیرِ دست پر خواہ بیوی ہو یا کوئی دوسرا، خواہ رشتہ دار ہو یا اجنبی، ملازم ہو یا کوئی اور سب کے ساتھ بھلائی اور نرمی کرے ! !

آپ نے فرمایا اِتَّقُوا اللّٰهَ فِی النِّسَآءِ عورتوں کے حق میں خدا سے ڈرو۔

ارشاد ہوا : اپنی بیوی کا کام کرنے سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

آپ نے فرمایا : سب مومن ہیں، ایمان کا کامل وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم سب میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھے ہوں۔

ارشاد ہوا : مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَلَمْ یَحْمِلْ عَالِمَنَا فَلَیْسَ مِنَّا. الحدیث

''جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی توقیر نہ کرے اور عالموں کی تعظیم نہ کرے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

حتی کہ دربارِ نبوی سے زندگی کے آخری لمحات میں جو پیغام اُمت کے لیے صادر ہوا یہ تھا ! ! !

اَلصَّلٰوةُ وَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ''دیکھو نماز اور تمہارے زیر دست'' اسی وجہ سے جا بجا جہاں رشتہ داروں، عورتوں یتیموں اور مسکینوں کے معاملات کا ذکر کیا گیا ہے خصوصیت سے '' اِتَّقُوْا '' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی قسم کی زیادتی ہونے پائے۔

عورتوں کا علیحدہ ذکر کیوں نہ کیا گیا :

مردوں اور عورتوں کے احکام تقریباً مشترک ہیں اس لیے علیحدہ ان کا ذکر نہیں کیا گیا قرآنِ پاک ایک مقدس ذات محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کیا گیا ہے اس میں مردوں اور عورتوں کو بالواسطہ خطاب کیا گیا ہے حقیقتاً بلا واسطہ کسی کو خطاب نہیں ہوا البتہ چونکہ یہ بات اظہر من الشمس تھی کہ خطاب بالواسطہ ہو رہا ہے اس لیے کہیں تو یوں فرمایا گیا ہے ﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ﴾ ﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ﴾ مؤمنین مردوں سے کہہ دو مؤمن عورتوں سے کہہ دو یعنی ''کہہ دو'' کا لفظ استعمال کیا گیا اور کہیں فرمایا گیا

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جب یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ یا کوئی اوراس قسم کا عام لفظ ہوتو اس میں باتفاقِ علماء عورتیں بھی داخل ہوتی ہیں ! یہ نہیں ہے کہ مردوں سے تو قصاص وخون کا مطالبہ ہو عورتوں سے نہ ہو ! مردوں کوسزا دی جائے اورعورتوں کو نہ دی جائے ! یا صرف عورتوں سے کسی قسم کا مطالبہ ہومردوں سے نہ ہو ! ! نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور اخلاق وعمل کا ہر ہر پہلو مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل ہے مسائلِ فقہیہ سے کتابیں بھری پڑی ہیں پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ قرآنِ پاک میں صرف مردوں کو خطاب کیا گیا ہے عورتوں کو نہیں حالانکہ اوّل لِلْمُؤْمِنَاتِ میں عورتوں ہی کو پیغام پہنچایا گیا ہے ﴿یٰنِسَاۤءَ النَّبِیِّ﴾ یا ﴿یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَ بَنٰتِکَ وَ نِسَاۤءِ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ میں عورتوں ہی کو خطاب ہے ! ! !

نیز یہ بات سب جانتے ہیں کہ کلامِ فصیح کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ اختصار کیا جائے اور عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اختصار کے وقت دو کے لیے ایک لفظ ایسا بول دیتے ہیں جس میں دونوں داخل ہوجائیں جیسے چاند سورج کو شمس وقمر کے بجائے ''قمرین'' [1] اور حضرت عمرؓ وابوبکرؓ کے بجائے ''عُمرین'' [2] کہہ دیتے ہیں اسی بناء پر ﴿وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ﴾ [3] میں '' لَھُمْ '' کا لفظ بولا گیا جس کے حقیقی معنی اگر لیے جائیں تو خطاب صرف مردوں کے لیے رہ جاتا ہے حالانکہ مرد وعورت سب مراد ہیں ! !

﴿یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ [4] میں ''کُمْ'' سے مراد مرد وعورتیں سب ہیں ! بس اسی طرح ﴿ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ﴾ وغیرہ میں سب عورتیں شریک ہیں ! !

البتہ احکام کی تفصیل اور یہ کہ کس جگہ انہیں شریک نہ مانا جائے ؟ یہ کہیں کہیں قرآنِ پاک سے اور اکثر جگہ حدیث شریف سے معلوم ہوئی ہے ! آپ کو اگر دیکھنا ہوتو اُردو میں بھی مسائل کی کتابیں ہیں اُنہیں دیکھیں۔

---

[1] دوچاند [2] دوعمر [3] سُورة الاحزاب : ٣٦ [4] سُورة النساء : ١

حضرت مریم علیہا السلام کا نام ذکر کرنے کی وجہ :

برملا عورتوں کا ذکر (ناموں کے ساتھ) کچھ اچھی چیز نہیں اسی لیے قرآنِ پاک میں سوائے حضرت مریم علیہا السلام کے باقی کسی عورت کا نام نہیں لیا گیا ! حضرت مریم کا نام کہیں تو مریم علیہا السلام کو آدم زاد بتانے کے لیے لیا گیا ہے ﴿ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ ﴾ [۱] یعنی خدا کی جنس سے نہ تھیں جو خدا کی بیوی بنتیں کیونکہ بیوی ہم جنس ہی ہوتی ہے [۲] بلکہ عمران کی بیٹی تھیں ! ! اور کہیں اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو اِن کا بیٹا بتایا جائے ﴿ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ﴾ [۳] یہ ہے عیسٰی ! مریم کا بیٹا تاکہ یہ وہم نہ رہے کہ وہ خدا کے بیٹے تھے۔

حضرت مریم علیہا السلام کے علاوہ جہاں بھی عورتوں کا ذکر آیا ہے اُس میں ﴿امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ ، امْرَأَةَ نُوْحٍ امْرَأَةَ لُوْطٍ ﴾ استعمال کیا گیا ہے۔ ''زُلیخا'' کا نام کہیں قرآنِ پاک میں نہیں آیا، جہاں جہاں ذکر آیا ہے ﴿اِمْرَاةُ الْعَزِيْزِ﴾ عزیز کی بیوی کہا گیا ہے ! !

ثواب و اَجر میں برابری :

غرض عورتوں کے علیحدہ ذکر سے پرہیز کیا گیا اور اس کے بجائے کھول کر واضح طور پر یہ اعلان کر دیا گیا کہ :

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾ [۴]

''جو شخص کوئی نیک کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحبِ ایمان ہو تو ہم اُس شخص کو دنیا میں پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور آخرت میں ان کے اچھے کاموں کے عوض میں اُن کا اجر دیں گے۔''

---

[۱] سُورہ تحریم : ۱۲ [۲] یعنی اللہ تعالیٰ جنس و انواع سے بالا و منزہ ہیں بلکہ وہ ان کے خالق ہیں اور یہ مخلوقات ہیں اس لیے کسی بھی طرح کی جنسی یا نوعی مماثلت محال ہے، اُس کا کوئی ہمسر نہیں ہے ﴿ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ﴾ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ ﴾ القرآن محمود میاں غفرلہٗ [۳] سُورۃ الاحزاب : ۷ [۴] سُورۃ النحل : ۹۷

﴿ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴾ (سُورۂ نساء : ۱۲۴)

''جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے (ان کے حق میں ذرّہ برابر کمی نہ کی جائے گی) اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔''

﴿ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ﴾ (النساء : ۳۲)

''مردوں کے لیے اُن کے اعمال کا حصہ ثابت ہے اور عورتوں کے لیے اُن کے اعمال کا حصہ ثابت ہے۔''

اس لیے آپ قرآنِ پاک کا متعصّبانہ انداز میں مطالعہ نہ فرمائیں دنیوی زندگی میں عورت مرد کے برابر اور فریق تسلیم کی گئی ہے۔

عورت بھی مرد کے خلاف کارروائی کرا سکتی ہے :

دیکھیے ''لعان'' کے مسائل کو ! شوہر و بیوی دونوں سے برابر کی قسمیں کھلائی جاتی ہیں اور دونوں کو برابر مانتے ہوئے علیحدگی کر دی جاتی ہے ! یہ کس احمق نے کہا ہے کہ اگر عورت مرد کو بدکاری اور فسق و فجور میں دیکھے تو اُس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتی بالکل غلط ہے ! وہ ضرور گواہ پیش کرے اور مرد کو سزا دلائے ! ! !

ایک صحابی جو بدر کی جنگ میں شریک تھے جن کا شمار اُن تین سو تیرہ صحابہ میں ہے کہ جن کے بارے میں انتہائی فضیلت کے کلمات استعمال کیے گئے ہیں ایک مرتبہ انہوں نے کسی طرح مسائل میں غلطی کھا کر نبیذی شراب پی لی ! اُن پر کیس چلا ! ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانۂ خلافت تھا وہاں تک معاملہ پہنچا، حضرت عمرؓ نے آخر میں اُن کی بیوی کا بیان لیا اور سزا کا فیصلہ دے دیا ! ! (یہ حضرت عمرؓ کے رشتہ دار بھی تھے)۔[1]

---

[1] ماخوذ از تفسیر قرطبی تحت قولہ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ ﴾ سُورۃ المائدہ :۹۰

عورت کو ووٹ کا حق :

دنیا میں جس طرح ایک مرد کو حقِ رائے دہندگی حاصل ہے عورت کو بھی ہے ! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ووٹ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیا تھا اِن کی رائے اُن کے ساتھ تھی ! !

انسان و جانور کے چہرہ پر مت مارو :

یہ کہنا بھی سراسر ناانصافی اور گستاخی ہے کہ اسلام نے صرف عورت کے چہرہ پر مارنے سے منع کیا ہے کیونکہ وہ اس کی دل بستگی کا سامان ہے کیونکہ یہ حکم انسان اور جانور سب کے لیے ہے ! ! بلکہ عرب میں دوسرے کی توہین کرنے کے لیے جو دشمن قتل کے بعد ایک دوسرے کے ناک کان کاٹ لیا کرتے تھے وہ بھی شریعت نے ممنوع قرار دیا، جانوروں کے چہرے پر مارنے سے بھی روکا ہے ! ! یہ سب اعتراضات غالبًا دین سے ناواقفیت کا نتیجہ ہیں نبی کریم علیہ الصلٰوۃ والسلام خدا کے رسول تھے وہ سچے تھے اس لیے کہ جھوٹا رسول نہیں ہوسکتا اور جو کچھ انہوں نے اپنی زندگی میں فرمایا وہ چاہے بطورِ پیشنگوئی کے ہو یا کشفِ حالی ہو[۱] سب سچ ثابت ہوتا رہا ! ! اس لیے ہم ان کے فرمان کے مقابلہ میں اپنی عقل کو چھوڑ دیتے ہیں ! ! !

راجہ، رانی :

ان کے ارشادات کا مفہوم ہے کہ جنت میں مرد کو بادشاہت ملے گی عورتیں ملکہ کی حیثیت رکھتی ہوں گی ان کو وہاں سب کچھ ملے گا (ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے) کہ اگر عورت اولاد کی خواہش کرے گی وہ بھی ہوجائے گی ! غرض یہ کہ ﴿ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خَالِدِيْنَ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْئُوْلًا ﴾ [۲] "ان کو وہاں وہ سب چیزیں ملیں گی جو وہ چاہیں گے وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے یہ تمہارے پروردگار کا پکا وعدہ ہے۔"

پھر اس سوال کے کیا معنی (باقی رہ جاتے ہیں) کہ بے چاری عورت کا کیا ہوگا ؟ ؟ ؟

---

۱ زمانہ حال سے متعلق کشف ۲ سُورۃ الفرقان : ۱۶

جب دنیا میں مرد کے ساتھ عورت ہر طرح ترقی کرتی ہے اگر شوہر نواب یا بادشاہ بنتا ہے تو یہ رانی اور ملکہ کہلاتی ہے تو کیا آخرت میں یہ محال ہوگا حالانکہ وہاں کے لیے خصوصی وعدہ ہے :

﴿ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾(سُورۃ المومن : ۴۰)

''جو شخص گناہ کرتا ہے اُس کو تو برابر سرابر ہی بدلہ ملتا ہے اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ مومن ہو تو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور وہاں اُن کو بے حساب رزق ملے گا'' ﴿ لَهُمْ مَا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴾ (سُورہ ق : ۳۵)

''ان کو بہشت میں سب کچھ ملے گا جو یہ چاہیں گے اور ہمارے پاس اور بھی زیادہ نعمت ہے۔''

نیک عورت :

حدیث شریف میں رسولِ کریم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ نیک کار عورت کی نیک کاری ستر اولیاء اللہ کی عبادت کے برابر ہے ! ! !

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا گیا : یاد رکھو جو (عورتیں) تم میں نیک ہیں وہ نیک لوگوں سے پہلے جنت میں جاویں گی ! پھر (جب شوہر جنت میں آئیں گے) تو ان کو غسل دے کر اور خوشبو لگا کر شوہروں کے حوالہ کر دیا جائے گا ! ! اُن کی سواریاں سرخ اور زرد رنگ کی ہوں گی اُن کے ساتھ (بطورِ خادم) ایسے بچے ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ! ! !

قرآنِ پاک کی آیات اور احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ (جنت میں) مردوں اور عورتوں میں نہایت قلیل امتیازی فرق ہوگا جتنا کہ ہونا چاہیے [۱] اور حکومت یا مخدومیت میں دونوں شریک ہوں گے البتہ نیکی اور تقویٰ سب کے لیے شرط ہے اسلام بھی یہی چاہتا ہے اور دوسرے مذاہب بھی ! ! !

---

[۱] تاکہ مرد اپنی فطری وجاہت کی وجہ سے عورت نہ لگے اور عورت اپنی فطری نزاکت کی وجہ سے مرد نہ لگے اور اگر یہ فرق نہ رہا تو جنسی جذبات میں باہمی تلاطم اور کشش کیسے پیدا ہوگی۔ محمود میاں غفرلہٗ

ایک انگریز شاعر نے یہی بات تقویٰ کے متعلق کہی ہے کہ قرآنِ پاک کی آیات کے بہت ہی قریب معنی بیٹھتے ہیں :

TO WHOM IS HONOUR JUSTLY DUE

TO THOSE WHO PRIDE AND HATE SUB DUE

''عزت کا صحیح معنی میں استحقاق کس کو حاصل ہے ؟ (عزت دائمی کے) وہ مستحق ہیں جو نفرت اور غرور کو دباتے ہیں (اور اپنے نفس کو اُبھرنے نہیں دیتے)۔''

WHO WHEN REVILED THEIR TONGUES RESTRAIN

AND INJURED INJURE NOT AGAIN

''وہ وہ ہیں جنہیں اگر (برا کہا جائے اور) گالی گلوچ سے بات کی جائے تو وہ اپنی زبانوں کو روکتے ہیں اور جب ستائے جائیں تو دوبارہ (بدلہ میں جواباً) وہ نہیں ستاتے''

گویا پہلا شعر ﴿ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ﴾[۱] (کا مفہوم بیان کر رہا ہے)
اور دوسرا شعر ﴿ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ﴾[۲] (کا مفہوم بیان کر رہا ہے)۔

الغرض جو نیکی اور تقویٰ اختیار کرے وہ اسلام میں سر بلند ہوتا ہے ﴿ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ ﴾[۳]
''تم سب میں اللہ کے نزدیک بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے''

اگر مردوں میں یہ وصف پیدا ہو جائے تو وہ جنید و شبلی بن جاتے ہیں اور عورتوں میں ہو تو وہ رابعہ (بصریہ)، شعوانہ اور آمنہ رَملِیَّہ بن جاتی ہیں۔

حضرت بشر بن حارث، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد ہیں وہ ان سے ملنے تشریف لے جایا کرتے تھے، (خاتون بزرگ) حضرت شعوانہؒ کے پاس حضرت فضیل بن عیاضؒ جایا کرتے تھے اور دعا کراتے تھے حضرت فضیل بن عیاضؒ حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کے مرشد ہیں۔

---

[۱] سُورہ ال عمران : ۱۳۴ [۲] سُورۃ الفرقان : ۶۳ [۳] سُورۃ الحجرات : ۱۳

بہرحال یہ اپنی ہی کج فہمی ہے ورنہ اسلام نے نہ دنیا میں مساوات میں کسر چھوڑی نہ آخرت میں ! !
البتہ بہمیت صفت ۱؎ یورپین ذہنوں کے لیے اسلام میں گنجائش نہیں کیونکہ اسلام حقانیت ، فطرت اور بلند کرداری تعلیم دیتا ہے ! ! اور یورپ وہ تعلیم دیتا ہے جسے بے غیرت جانوروں سے حاصل کیا جاسکتا ہے ! اور بہیمیت کے سوا کوئی لفظ اس کے لیے نہیں استعمال کیا جاسکتا ! ! !
اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت نصیب فرمائے اور اسلام کی سمجھ اور اُس کے احکام پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(بحوالہ خواتین کا ماہنامہ ''حور'' لاہور جلد ۱۵ شمارہ ۸،۹ اگست ستمبر ۱۹۵۴ء)

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (اِدارہ)

۱؎ بے شرم و بے غیرت درندہ صفت